82704 ـ اخبار و جرائد میں کام کرنے کا حکم

سوال

میں اپنے ملك كے ایك قومی اخبار میں ملازمت کرتا ہوں جسے اسلامی ملك ہونا چاہیے تھا لیکن وہ ایسا ہے نہیں، اور آپ اخبار میں حکومتی نفاق اور دھوکہ کا بخوبی علم رکھتے ہیں، میں ان جرائد کی صفحات کی تنفیذ کی خاص قسم میں ملازمت کرتا ہوں، کیا میری تنخواہ حلال ہے ۔ خاص کر میرے ملك میں ملازمت کے مواقع بہت ہی مشکل ہیں، اور میں نے مجبورا یہ ملازمت کی ہے، ابتدا میں یہاں ملازمت کے لیے تیار نہ تھا ۔ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی مسلمانوں کی حالت کی اصلاح فرمائے اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور مالکان کو وہ کام کرنے کی توفیق دے جس میں لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہو، اور وہ انہیں صدق و عفت نشر کرنے کی توفیق سے نوازے.

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ! کوئی ہی اخبار یا میگزین ایسا ہو گا جو غیر شرعی اشیاء سے خالی ہو جس کی بنا پر اس کی خرید و فروخت ترك کرنا واجب ہوتی ہے، جس کی بنا پر اس میں ملازمت تو بالاولی نہیں کرنی چاہیے، ان ممنوعہ کام میں درج ذیل امور شامل ہیں:

1 ـ ستاروں اور برج کی بنا پر حالت معلوم کرنا اور کہانت کا پایا جانا، یہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، اور بعض اوقات تو ایسا کرنے والا شخص کفر کا مرتکب بھی ٹھرتا ہے.

2 ـ فضائی چینلوں کے پروگراموں کی شیڈول اخبار میں پایا جانا، اور غالب طور پر یہ پروگرام برائی اور فحاشی ہی نشر کرتے ہیں.

3 ـ فاحشہ اور فاجر قسم کی عورتوں کی تصاویر.

4 ـ بنکوں اور حرام اشیاء کی فروخت کرنے والی کمپینوں کے اعلانات کا پایا جانا.

5 ـ اخبار میں کارٹون کی شکل میں مختلف خاکے پائے جانا، جو کہ حرام ہیں، اس لیے کہ یہ غالبا ذی روح اشیاء کی ہاتھ کے ساتھ تصاویر اور رسم بنائے جاتے ہیں.

6 ـ حكمران اور حكومتوں كى مدح سرائى كركے منافقت كرنا، حالانكہ وہ اس مدح سرائى كے مستحق نہيں.

7 ـ باطل قسم كے فتاوى جات كے ذريعہ شريعت اسلاميہ پر زبان درازى كرنا، اور منحرف قسم كے مقالات اور كالم شائع كر كے اسلام ميں طعن و تشنيع كرنا.

اس كے علاوہ كئى ايك غير شرعى كام پائے جاتے ہيں، جو كہ ملك كے نظام اور قانون كے مطابق، اور اخبار كى ادارت اور قانون كے مطابق كم اور زيادہ اور قوى اور كمزور ہوتے ہيں.

اس ليے اہل علم نے اس قسم كى ممنوعہ اشياء پر مشتمل اخبار اور ميگزين كى خريد و فروخت كے منع كے فتوى صادر كيے ہيں، تو اگر اس ميں كئى ايك ممنوعات اور غير شرعى كام جمع ہو جائيں تو پھر كيا حكم ہو گا ؟!

اور پھر اگر ان اخبارات اور ميگزين كو جارى كرنے اور اس كا خيال ركھنے اور نگرانى كرنے كا كام ہو تو پھر كيا حكم ہو گا ؟ . !

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

آپ كے ليے ـ اور نہ ہى آپ كے علاوہ كسى اور كے ليے ـ عورتوں كى تصاوير، يا شريعت مطہرہ كے مخالف كام اور مقالات پر مشتمل اخبارات اور ميگزين فروخت كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائى اور معصيت اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو، يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے .

ديكھيں: فتاوى اسلاميۃ (2 / 371).

2 ـ شيخ عبد اللہ بن جبرين حفظہ اللہ سے دريافت كيا گيا:

ميں اكيس برس كا جوان شخص ہوں ميرے والد صاحب فوت ہو چكے ہيں، اور ميرے پانچ بھائى اور والدہ زندہ ہيں، والد صاحب نے تركہ ميں كئى ايك تجارتى مراكز اور دوكانيں چھوڑى ہيں، جن ميں ايك دوكان اخبار اور ميگزين، اور دينى كتابيں اور قرآن مجيد كى فروخت كے ليے ہے اور اس ميں غير مسلم شخص ملازمت كرتا ہے، ميں نے اپنے بڑے بھائى سے گزارش كى كہ اس ملازم كے ليے قرآن مجيد اور دينى كتب كو چھونا جائز نہيں، اور اسى طرح جن اخبار اور ميگزين ميں تصاوير ہيں ان كى فروخت بھى جائز نہيں، ميں نے جو اسے كہا اس نے اس كا انكار كر ديا تو مجھے كيا كرنا چاہيے، كيا ميرے ليے اپنے بھائيوں كے ساتھ بيٹھنا اور كھانا پينا جائز ہے؟

شيخ نے جواب ديا:

ہم آپ کے ورع اور حرام یا مشتبہ چیز سے نکلنے پر آپ کے شکرگزار ہیں، اور آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کافر ملازم کو فارغ کرنے کی کوشش کریں، آپ کو اس کے بدلے ان شاء اللہ کوئی مسلمان امانتدار ملازم مل جائیگا جو اس سے بھی بہت بہتر ہو گا.

رہا اخبارات اور جرائد کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو وہ اخبارات اور میگزین فحش تصاویر اور فسق و فجور کی دعوت پر مشتمل ہیں تو ان کی فروخت اور نفع حاصل کرنا اور ان کی تجارت کرنا حرام ہے.

اور اگر ان میں پائی جانے والی تصاویر عام ہیں اور فحش اور گندی تصاویر سے خالی ہوں تو انہیں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، تو اس میں پائے جانے والے مفید علوم اور مباح کلام کی فروخت اور قیمت ہو گی اور اس میں پائی جانے والی تصاویر غیر مقصود ہونگی، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور کھائیں ان شاء اللہ آپ پر کوئی گناہ نہیں ہو گا "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 371).

3 ۔ شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

اخبارات میں بنائے جانے والے کارٹون، اور بعض اخبارات اور میگزینوں میں دیکھے جانے والے بعض اشخاص کے رسوم اور تصاویر کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

مذکورہ خاکے اور کارٹون جائز نہیں، یہ ان منکرات میں شامل ہوتے ہیں جو اس وقت عام ہو چکے ہیں جن کا ترک کرنا تصاویر کی حرمت پر دلالت کرنے والی عمومی احادیث کی بنا پر واجب ہے، کہ ہر ذی روح کی تصویر حرام ہے چاہے وہ کسی آلہ کے ساتھ بنائی جائے یا پھر بغیر آلہ کے یا ہاتھ کے ساتھ.

ان احادیث میں صحیح بخاری کی درج ذیل روایت شامل ہے:

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی "

اور اس میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل روایت بھی شامل ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روز قیامت سب سے شدید ترین عذاب مصوروں کو ہو گا "

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ ان تصاویر بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور انہیں کہا جائیگا: جو تم نے پید کیا اسے زندہ کرو "

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کےمتعلق بہت ساری احادیث ہیں، اور اس سے کسی کو مستثنی نہیں کیا جا سکتا، صرف وہی مستثنی ہے جس کی تصویر بنانے کی ضرورت ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

حالانکہ اللہ تعالی نے تم پر جو حرام کیا ہے اس کی تفصیل بیان کر دی ہے، مگر جس پر تم مجبور کر دیے جاؤ .

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنے رب کی شریعت کی پابندی کرنے اور اپنے نبی کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے، اور اس کی مخالفت سے بچائے، بلا شبہ وہ سب سے بہتر اور اچھا ہے جس سے مانگا جاتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 362).

4 ـ اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں ان اخبارات کے ذمہ داران کو کہتا ہوں: یہ لوگ جب اللہ تعالی کے سامنے اس دن کھڑے ہونگے، اور ان سے سوال و جواب ہو گا جس دن نہ تو کوئی مال کام آئیگا اور نہ ہی اولاد صرف وہی شخص کامیاب ہوگا جو اللہ کے پاس سیلم القلب ہو کر گیا.

جو لوگ یہ منکرات اور برائیاں پھلاتے اور نشر کرتے ہیں انہیں روز قیامت جواب دینا ہوگا کہ انہوں نے جو کچھ نشر کیا تھا اس کی جرات اور بنا پر جو نتائج سامنے آئے اس کے وہی ذمہ ہیں، یقینا جب کوئی معاشرہ ایك جانوروں کا معاشرہ بن جائے تو پھر حق کو حق کہنا اور باطل کا انکار کرنا ممکن نہیں رہتا، اس کا اللہ تعالی کے اوامر اور احکام کے تابع ہونا ممکن نہیں رہتا چہ جائیکہ وہ اللہ کے بندوں کے تابع ہو، تو اس طرح وہ بد نظمی پیدا ہوتی ہے جس کی کوئی حدود ہی نہیں ہوتی ....

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے:

ان اخبارات اور جرائد کی خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ: دل میں وہ محبت پیدا ہوتی ہے اور دل ان خیالات میں غرق ہو جاتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، تو یہ اس سراب کی طرح ہے جسے پیاسا شخص پانی سمجھ

بیٹھے اور جب وہ اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ ملے، اور اللہ کو اس کے پاس پائے تو اللہ اس کا حساب پورا پورا اسے دے اور اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے.

اور ان اخبارات اور میگزین کی خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ:

ان میں جو تصاویر اور فیشن دیکھا جاتا ہے وہ اخلاق و عادات پر اثر انداز ہوتی ہیں، تو اس طرح معاشرہ ان خراب اور فتنہ و فساد میں رچے ہوئے معاشرے میں بدل جاتا ہے.

تو اے مومن مسلمانوں تم ان اخبارات اور میگزین کا بائیکاٹ کرو اور ان کے نشر کرنے والوں کا گناہ میں معاون مت بنو؛ کیونکہ تمہارا ان اخبارات اور میگزین کو خریدنا ان کی تقویت کا باعث ہے، اور انہیں مالی طور پر مضبوط کرتا ہے، اور انہیں اس سے بھی بری اور فحش اشیاء نشر کرنے میں ممد و معاون بنتا اور تیار کرتا ہے.

تو اس طرح اس میں شرکت کرنے والا اور خریدار شخص اور اسے قبول کرنے والا گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں معاون بنتا ہے، مومنوں آپ اللہ تعالی کے اس فرمان کو یاد کرو جس میں اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

اے ایمان والو تم اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی و معصیت نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے .

اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ؟ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ؟ اے اللہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر میرا گواہ بن جا، اور ان پر گواہ بن جا جو یہ سن رہے ہیں، اور تم پر ضروری اور واجب ہے، میں پھر کہتا ہوں اور اسے تکرار سے کہتا ہوں: تم پر واجب اور ضروی ہے کہ تم ان اخبارات اور میگزین کا بائیکاٹ کرو اور اس میں سے جو بھی تمہارے پاس ہے اسے جلا کر راکھ کر دو، تا کہ تم اس کے گناہ سے بچ سکو "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 381 _ 383) مختصرا.

5 _ اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" عورتوں کی تصاویر پر مشتمل یا زنا اور فحاشی یا لواطت، یا نشہ آور اشیاء استعمال کرنے کی دعوت دینے والے، یا باطل کی دعوت دینے اور باطل کا تعاون کرنے والے اخبارات اور میگزین نکالنے جائز نہیں، اور ان اخبارات میں ملازمت کرنی بھی جائز نہیں نہ تو لکھ کر اور نہ ہی اس کی ترویج کر کے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی، اور زمین میں فساد مچانے اور نشر کرنے، اور معاشرہ کو خراب کرنے اور رذیل اور فحش اشیاء کو نشر کرنے میں معاونت ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا اپنی کتاب مبین میں فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے .

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 384).

6 ـ شیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

جناب فضیلۃ الشیخ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ بعض میگزین اور اخبارات میں ستارے اور برج کیا کہتے ہیں یا آپ کا ہفتہ کیسا رہے گا کے عنوان سے نشر ہونے والے کلام کے بارہ میں شرعی حکم کیا ہے، مثلا برج ثور یا برج عقرب وغیرہ اور ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ مثلا جو برج ثور میں پیدا ہوا ہے اسے یہ کچھ ہو گا... وہ فلان ملك کا سفر کریگا... اور اس قسم کا غیبی دعوی کرتے ہیں، اور ہر برج کے خاص حالات ہیں جس میں پیدا ہونے والے افراد اس کا شکار ہوتے ہیں ؟

شیخ کا جواب تھا:

" برج سورج کی منزلوں کو کہتے ہیں جو کہ بارہ برج ہیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا ہے:

اور قسم ہے برجوں والے آسمان کی .

اور یہ برج درج ذیل ہیں:

حمل، ثور، جوزاء، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت.

اور یہ عام مہینے ہی ہیں، ان میں پیش آنے والے حالت اور واقعات کا علم صرف اللہ تعالی کو ہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہو گا، اس لیے جو کوئی بھی دعوی کرے کہ برج ثور میں یہ کچھ ہو گا، یا برج عقرب میں ایسا ہوگا، تو اس نے علم غیب کا دعوی کیا، اور علم غیب تو صرف اللہ تعالی ہی کو ہے.

اور ستاروں یا برج کو دیکھ کر اٹکل پچو یا تخمینہ لگانا جائز نہیں صرف وہی جو اس کے دین اور اسلام کو فائدہ دے .

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 386).

7 ـ مستقل فتوى كميٹى كے علماء سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اپنے گھر ميں تصاوير اور حرام كالم والے اخبار اور ميگزين لانے كى اجازت دينے والے كے متعلق كيا حكم ہے ؟

علماء كا جواب تھا:

" مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ اپنے گھر ميں الحادى قسم كے اخبار يا ميگزين لائے، يا اسے مقالہ جات لائے جو بدعت و گمراہى كى دعوت ديتے ہوں، يا فحاشى و عريانى كى دعوت ديں، كيونكہ يہ عقيدہ و اخلاق كى خرابى كا باعث بنتے ہيں، اور خاندان كا بزرگ شخص اپنے خاندان اور گھرانے كا مسئول اور ذمہ دار ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مرد اپنے گھر كا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس كى رعايا كے بارہ ميں باز پرس كى جائيگى "

ديكھيں: فتاوى اسلاميۃ (4 / 187).

8 ـ الشيخ عبد اللہ بن جبرين حفظہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اخبار ### مسلمانوں كى خبريں جارى كرنے ميں بہت غلط رويہ اختيار كر رہا ہے، اور مسلمانوں كے معاملات اور امور كو صحيح طور پر پيش نہيں كرتا بلكہ انہيں چھپاتا ہے، اور اسلام كى صورت بگاڑ كر پيش كرتا ہے، اور اسلامى معاملات كے خلاف لكھتا رہتا ہے، اور اسلامى قضيہ جات كو حل كرنے كا ايسا طريقہ سے علاج پيش كرتا ہے جو مصلحت اسلامى كى كسى بھى حالت ميں خدمت نہيں بلكہ اسے نقصان ہى ديتا ہے، اسى طرح اس ميں كفار اداكاروں اور فنكاروں وغيرہ كى فحش تصاوير بھى ہوتى ہيں، اس اخبار كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے ؟ اور اس كى خريد و فروخت اور اسے تقسيم كرنے اور اسے ركھنے كا حكم كيا ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:

" اگر تو حال وہى ہے جو سوال ميں اوپر بيان كيا گيا ہے تو پھر اس كا لين دين كرنا اس اخبار كى ترويج اور اس كى تشہير كا باعث ہے، اور اس ميں جو نقصانات اور اعتقادى خرابياں ہيں انہيں پيدا ہونے كا باعث ہے، اس ليے ميرى رائے يہ ہے كہ اس اخبار كو نہيں ركھنا چاہيے،اور نہ ہى اس كى خريد و فروخت كى جائے اور نہ ہى تقسيم كيا جائے.

ميں ہر ناصح شخص كو يہ كہنا چاہتا ہوں كہ وہ اس ميں حصہ ڈالنے يا اسے نشر كرنے سے اجتناب كرے؛ كيونكہ يہ اسے مارنے اور اس كى ياد تك ختم كرنے كا ذريعہ ہے، حتى كہ وہ اپنے اسلوب كو تبديل كر كے اس سے بہتر طريقہ اختيار نہ كر لے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 388).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ نے اہل علم کے فتاوی جات اور جو مخالف شریعت اخبارات اور میگزین میں ملازمت کی حرمت کے اسباب انہوں نے بیان کیے ہیں انہیں دیکھ لیا، اور اسی طرح اس کی خرید و فروخت کا حکم بھی آپ نے پڑھ لیا اور آپ نے دیکھا کہ ہم نے جواب کی ابتدا میں جو کچھ پیش کیا ہے اس سب کی بنا پر آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ ان فتاوی جات میں سوچ و بچار کریں اور جب اخبار میں آپ ملازمت کر رہے ہیں اسے اس پر فٹ کریں اگر تو اس میں شرعی ممانعت موجود ہو تو پھر آپ اس میں کام نہ کریں اور اپنے آپ ہی اللہ تعالی سے ڈریں.

اور یہ جان لیں کہ اگر آپ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالی نے آپ سے خیر و بھلائی کا وعدہ کیا ہے، اور سنت نبویہ میں بھی ہے کہ اگر آپ یہ کام اللہ تعالی کے لیے ترک کر دیں تو آپ کے لیے باعث مسرت ہو گا اور آپ کو خیر وبھلائی حاصل ہو گی.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے ترک کی تو اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر چیز عطا فرماتا ہے "

اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " حجاب المراۃ المسلۃ " کے صفحہ (49) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر آپ دیکھیں کہ آپ کا اخبار کی ملازمت میں رہنا بعض برائیوں اور منکرات کو تبدیل کرنے یا اس میں کمی کرنے کا باعث ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو سکتا ہے، اور دین پر چلنے والوں کے لیے اس اخبار میں دین اسلام کے دفاع کے لیے کالم لکھنے کا دروازہ کھل سکتا ہے... یا اس طرح کا کوئی اور فائدہ ہو تو ہمیں امید ہے کہ آپ کا اس اخبار کی ملازمت میں رہنا آپ کے لیے باعث اجروثواب اور بہتر ہے، ان شاء اللہ آپ جو بھی برائی ختم کرینگے اور اس میں تبدیلی لانے کی کوشش کرینگے اس کا اجرملے گا.

لیکن اگر آپ اس سے عاجز ہوں اورایسا نہ کر سکتے ہوں اور اخبار فحاشی اور برائی سے بھرا ہوا ہو تو پھر آپ کے لیے ملازمت ترک کرنے کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں، اللہ تعالی آپ کو اس کے بدلے بہتر اور اچھا کام مہیا کریگا.

واللہ اعلم .